34730 ـ اولاد کے لیے بہت زیادہ قسم کھائیں لیکن انہیں نہ تو پورا کیا اور نہ ہی کفارہ ادا کیا

سوال

میں اپنی اولاد پر بہت زیادہ قسمیں کھاتا کہ وہ یہ کام نہ کریں، پھر میں اس قسم کو ختم کر دیتا کہ اس کا کفارہ دے دونگا، دن گزرتے گئے اور میں نے کفارہ ادا نہیں کیا، یہ علم میں رہے کہ میں قسمیں بہت زیادہ کھاتا اور پھر ختم کر دیتا ہوں، لیکن قصد کے بعد، الحمد للہ میں توبہ کر چکا ہوں اور قسمیں نہیں کھاتا، مجھے اس کے متعلق حکم بتائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

قسم میں زیادتی کرنا مکروہ ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور آپ ہر قسمیں کھانے والے ذلیل کی بات نہ مانیں القلم (10).

اور یہ قسم کھانے والے کی مذمت ہے، جو قسم کھانے کی کراہت پر دلالت کرتی ہے، جیسا کہ ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے.

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (13 / 439)

اور جب آپ اپنی اولاد یا کسی اور پر قسم کھائیں اور اس قسم کا مقصد یہ ہو کہ وہ کوئی کام کریں یا نہ کریں، اور انہوں نے آپ کی مخالف کی تو آپ پر ہر اس قسم کے بدلے جو پوری نہ کی ہو اس میں کفارہ ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تمہارا مؤاخذہ نہیں کرتا، لیکن اس پر مؤاخذہ فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو مضبوط کردو، اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو لباس دینا، یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا، ہے، اور جو کوئی نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا لو، اور اپنی قسموں کا خیال رکھو! اسی طرح اللہ تعالی تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تا کہ تم شکر کرو المآئدۃ (89).

اور اگر آپ نے ایك ہی چیز پر بار بار قسم اٹھائی ہو تو آپ کو ایك کفارہ ہی لازم آتا ہے، اور اگر آپ نے کئی ایك متعدد اشیاء پر قسمیں اٹھائیں ہوں تو جن اشیاء پر قسم اٹھائی ہو ان کی تعداد کے مطابق کفارات ادا کرنا ہونگے.

اور آپ یقینی طور قسم کی تعداد سے جاہل اور غافل ہیں تو آپ ان کی تعداد تحدید کی کوشش کریں، اور اپنے گمان پر غالب آنے والی تعداد کے مطابق کفارے ادا کردیں، حتی کہ آپ کے گمان میں آجائے کہ آپ کے ذمہ واجب قسموں کا کفارہ ادا ہو گیا ہے.

اور قسم کا کفارہ مندرجہ بالا آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ: دس مکسینوں کو اوسط درجے کا کھانا دینا، یا انہیں لباس مہیا کرنا، یا ایك غلام آزاد کرنا ان تین اشیاء میں سے ایك اختیار کرنا ہوگی، لیکن ان کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو پھر آپ تین یوم کے روزے رکھیں.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں قسم اٹھایا کرتا تھا کہ ایسا ایسا کرونگا لیکن اسے پورا نہیں کرتا تھا، میرا ارادہ تھا کہ میں اس کا کفارہ ادا کردونگا، تو کیا اس کے لیے ایك ہی کفارہ کافی ہے؟

یہ علم میں رہے کہ میں نے کئی ایك بار قسم اٹھائی لیکن ان کی تعداد کا علم نہیں؟

کمیٹی کا جواب تھا:

(آپ نے جو قسمیں پوری نہیں کیں ان کی تعداد متعین کرنے کی کوشش کریں اور اس کی تقریبا تعداد کو متعین کر کے اس کا کفارہ ادا کر دیں، یہ اس صورت میں ہے جب قسم کئی ایك مختلف معاملات میں ہو، لیکن اگر اس میں کوئی قسم ایك ہی چیز پر ہو مثلا: اللہ کی قسم میں زید کے پاس نہیں جاؤں گا، اللہ کی قسم میں زید کے پاس نہیں جاونگا، تو اس میں ایك ہی کفارہ ہو گا). انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (3 / 481).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

(اور اسی طرح وہ قسم جو ایك فعل کے کرنے یا کسی ایك چیز کے ترك کرنے پر اٹھائی گئی ہو، چاہے اس کا تکرار بھی ہوا ہو اور اس میں سے پہلی قسم کا کفارہ ادا نہ کیا گیا ہو اس میں ایك کفارہ ہی ہے..... لیکن اگر قسمیں کئی ایك افعال کرنے یا کئی ایك افعال ترك کرنے میں اٹھائی گئی ہوں تو پھر ہر قسم کے بدلے ایك کفارہ دینا ہوگا.

مثلا اگر اس نے یہ کہا ہو: اللہ کی قسم میں فلاں شخص سے کلام نہیں کرونگا، اللہ کی قسم میں اس کا کھانا نہیں

کھاؤنگا، اللہ کی قسم میں یہ سفر نہیں کرونگا، یا یہ کہے: اللہ کی قسم میں فلاں شخص سے بالکل بات نہیں کرونگا، اللہ کی قسم میں اسے ضرور زدکوب کرونگا، اور اس کی طرح کی کلام اور کھانا دینے میں ہر مسکین کو علاقے کی غذامیں سے نصف صاع جو تقریبا ڈیڑھ کلو بنتا ہے دینا ہوگا.

اور لباس میں وہ لباس دینا ہو گا جو نماز کے لیے کافی ہو، جیسا کہ قمیص شلوار، یا تہہ بند اور اوپر اوڑھنے کے لیے چادر، اور اگر آیت کریمہ کے عموم کی بنا پر انہیں دوپہر یا رات کا کھانا کھلا دے تو کافی ہے). انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (3 / 480).

واللہ اعلم .